نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلامحصول عیعہ | قیمت سالیانہ سہ محصول عہ

نمبر ۲۳ ۔ جلد ۱۱ | لودیانہ ۔ جون ۱۸۸۳ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبار

امیر کابل اور فرقہ شنواری میں بڑا جنگ وجدل ہو رہا ہے = چین اور فرانس میں لڑائی کے لئے ودمدے تیار ہو گئے ہیں = سلطان روم کے برخلاف صوبہ آرمینیا میں بغاوت ہو رہی ہے = امیر کابل نے شنواریوں سے شکست کھائی ہے اور اب صلح کے عہد و پیمان پر آمادہ ہے = نیا نگ میں ۳ سو چینی مفسدہ پردازی کے جرم میں گرفتار ہوئے ہیں = برما کی سفارت جو فرانس کو جانیوالی ہے وہ کلکتہ میں پہونچ گئی = زار روس کی رسم تاج پوشی میں کوئی فتور برپا نہیں ہوا = لنڈن میں ایک ایسا اخبار جاری ہونے والا ہے جو ہر گھنٹہ میں شایع ہوا کریگا = فرانس کی فوج نے ٹانکین میں کامل شکست کھائی ہے = جنگ مصر کے مجروح سپاہیوں کی دستگیری کیواسطے نواب جونا گڈھ نے دس ہزار روپیہ دیا ہے = خیبر کا درہ مسافروں کی آمد و رفت کے لئے جاری ہو گیا ہے = بمبئی کی آبادی فی الحال ۸ لاکھ ۲۰ ہزار کی ہے = شنواریوں کے معاملہ نے امیر کابل کو حیران کر رکھا ہے = دریائے اٹک کا پل جو مسافروں کے واسطے حال میں جاری ہوا ہے ایک ہزار ۲۰ سو ۱۵ فٹ لنبا ہے = مدراس کی میونسپل کمیٹی کی سالانہ آمدنی ۱۸ لاکھ روپیہ کی ہے = اڑیسہ کے لوگوں نے بحضور گورنر جنرل ہند درخواست کی ہے کہ مدک پینے کی ممانعت ہو جاوے = انگلستان کے باشندوں نے مسٹر اڈم مرحوم گورنر مدراس کی بیوہ کو ۲ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ چندہ جمع کر کے دیا ہے = پنجاب کا لوکل سلف گورنمنٹ بل وایسرائے کی کونسل میں پیش ہو گیا = بنوں کے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مسٹر ایبٹسن صاحب ۲۰ مئی کو فوت ہو گئے = پونا کی فصل کو ٹڈیوں نے سخت صدمہ پہونچایا ہے = حاکم لالپورہ کو شنواریوں نے بہت دق کر رکھا ہے = جلال آباد سے ۵ ہزار سپاہی شنواریوں کے مقابلہ کیواسطے روانہ ہوئے ہیں = پشاور کا ایک قافلہ جو کابل کی طرف روانہ ہوا تھا وہ ڈکہ میں مخالفوں نے روک رکھا ہے = علاقہ گیا جو ایک عرصہ سے ضبط تھا اُسکو پھر گورنمنٹ ہند واپس کرنا چاہتی ہے = احمد آباد اور سورت اور مدراس وغیرہ میں لوکل سلف گورنمنٹ کی سالگرہ کا جلسہ ۲۰ مئی کو خوب دھوم دھام سے ہوا = کوہ مری میں لگاتار بارش ہو رہی ہے = روسی سرور پر میدان فرات کی پیمایش کر رہے ہیں = پشاور سے تازہ خبر آئی ہے کہ آج ۳۰ مئی کو شنواریوں کے ملک سے بندوقوں کے چلنے کی آواز آ رہی ہے = عربی گھوڑے توپخانوں کے لائق ثابت نہیں ہوئے اسواسطے تجویز کی گئی ہے کہ تینوں احاطوں میں ان کی خریداری بند کر دیجاوے = فرقہ شنگوخیل بھی شنواریوں کے ساتھ ملکر امیر کابل کا مخالف ہو گیا ہے = نواب گورنر صاحب بمبئی شروع جون میں پونا کی نمائشگاہ کو کھولینگے = بڑودہ میں ڈیڑھ سو کابلی مقام پر پولیس کی حفاظت میں لائے گئے ہیں = آگرہ کالج کے طلبا بڑی سرگرمی کے ساتھ چندہ جمع کرنا چاہتے ہیں = زار روس نے تخت نشینی اور تاج پوشی کے وقت پولینڈ کے باشندوں کا جنہوں نے سلطنت روس کی مخالفت کی تھی قصور معاف کر دیا ہے = جاپان میں جو ہندوستان کے ساتویں حصہ کے مساوی ہے ۱۵۰ اخبار ہر قسم کے نکلتے ہیں اور ہندوستان میں ۴۲ اخبار شایع ہوتے ہیں = لنڈن میں ایک کمپنی نے ایک مقناطیسی گاڑی تیار کی ہے جو بغیر کسی حرکت کے چلتی ہے = نواب عالیجاہ امیر کبیر بشیر الدولہ بہادر کے علاقہ سے ۳۲ لاکھ روپیہ کا دفینہ برامد ہوا ہے = میرٹھ کے صاحب کلکٹر بہادر نے عام اجازت دیدی ہے کہ جس کسیکو کچھ خفیہ عرض کرنا منظور ہو وہ بلا روک ٹوک ہمارے بنگلہ پر چلا آوے = ریلوے اسٹیشن وزیر آباد پر رعیت کے نہایت سرعت سے تیار ہو رہی ہے = جلال آباد کے گرد و نواح میں لوٹ مار کی گرم بازاری ہو رہی ہے =

نور افشاں

—— صاحب اخبار کوکب ہند بحوالہ انڈین وٹنس تحریر کرتے ہیں کہ پادری بیج صاحب کو ہند کے ایک جنوبی شہر نگر کوٹ نامی میں اتوار کے روز مقام کرنیکا اتفاق ہوا۔ اسوقت ۴۹۰ اشخاص گرجا گھر میں حاضر ہوئے۔ کہتے ہیں کہ اُس وسیع گرجا گھر کی نیو جسمیں اڑہائی ہزار آدمیوں کی گنجائش ہے ۱۸۴۸ء میں ڈالی گئی تھی۔ اس ضلع میں مسیحیوں کا شمار ۱۱۰۴۲ ہے اور انکے سوائے قریب ۰۰۰ ۵ ہزار دیگر اشخاص ہیں جو مسیحیوں میں شامل ہیں مگر ہنوز اُنہوں نے اصطباغ نہیں پایا ہے۔ سال گذشتہ میں ان مسیحیوں نے ۵۲۱۴ روپیہ چندہ خدا کے کام کیواسطے جمع کیا تھا +

اگرچہ پنجاب میں اسقدر مسیحی نہیں ہیں مگر توبھی ظاہر ہے کہ یہاں پر بھی خدا کے کام میں بہت ترقی ہوتی جاتی ہے +

—— ہم نے سنا ہے کہ پنجاب کے شہر امرتسر میں ایک زنانہ شفاخانہ جاری ہونیوالا ہے۔ ہمکو یقین ہے کہ باشندگان شہر اس عمدہ کام میں جسکی ہر ایک شہر میں اشد ضرورت ہے بہت امداد دینگے اور یوں پنجاب کے دیگر شہروں کے لئے نیک نمونہ ہونگے +

—— جلال آباد افغانستان سے خبر آئی ہے کہ سردار سولہ خان متوفی گورنر قندھار کا تمام اثاث البیت نیلام کیا گیا ہے اور ۵ ہزار روپیہ جو جائداد سے نیلام میں وصول ہوا ہے خزانہ میں رکھا گیا ہے۔ ایک ہاتھی معہ نہایت عمدہ اور بیل بوٹے دار جھول اور ایک عالیشان شکاری ہودہ کے جو گورنمنٹ ہند کی طرف سے امیر کابل کیواسطے روانہ کیا گیا تھا وہ جلال آباد میں پہنچ گیا ہے۔ جسوقت یہہ ہاتھی دربار میں امیر کے سامنے پیش ہوا تو تمام شہر کے باشندے اور روسا ہاتھی مذکور کے دیکھنے کے لئے جمع ہوئے تھے۔ امیر کابل اور دیگر سرداروں نے اس ہاتھی کی بہت تعریف کی۔ جلال آباد میں سخت گرمی کے باعث امیر کابل نے اپنے چھوٹے بیٹے سردار شمس اللہ خان کو گُنڈمک کیطرف روانہ کر دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ ہند اور امیر کابل کے درمیان ارسال تحفہ تحایف کا سلسلہ بدستور جاری ہے +

—— جناب آنریبل بارکلی صاحب جج چیف کورٹ پنجاب نے ۳۰ مئی کو پنجاب لوکل سلف گورنمنٹ بل حضور ویسرائے ہند کے اجلاس میں داخل کیا اور داخل کرنے سے پیشتر تقریر کی جسکا مطلب یہہ تھا کہ پنجاب میں اس قسم کی کوشش اول ہی دفعہ نہیں کیگئی بلکہ ۱۸۷۱ء سے پہلے ہر ایک ضلع میں ایک کمیٹی سڑک وغیرہ کے انتظام کے لئے قائم تھی لیکن اُن کمیٹیوں میں بالکل سرکاری اہلکار ہوتے تھے ۱۸۷۱ء میں بہت سے فنڈ کمیٹیوں کے سپرد کر دئے تھے اور اُسکے بعد لوکل ریٹ ٹیکس لگایا گیا جو فیصدی چھ روپیہ تھا اور اُس فنڈ کے انتظام کے لئے ہر ایک ضلع میں ایک ضلع کمیٹی مقرر کیگئی جسمیں اہلکار اور رئیسان ضلع شامل تھے۔ اس قانون کے رو سے ان اختیارات کو وسعت دیجاویگی اور لوکل ریٹ میں سڑک اور مدرسہ کا فنڈ بھی شامل کر دیا جاویگا اور اسیطرح سے ۵۵ فیصدی مالگذاری کا حصہ اُن بورڈوں کے انتظام میں رہیگا +

—— فرانسیسی فوج کنارہ بندرگاہ پر گولہ اندازی کر کے ٹنڈ یگاسکر میں آن پڑی۔ اسمیں شک نہیں ہے کہ وہ شمالی ساحل ضلع پر قبضہ کریگی خواہ ہوواہ۔ اور مسکالاہ قوم اُنکے روکنے میں کیسی ہی تدابیر عمل میں لاویں +

ہمارے خیال میں تمام مہذب ممالک کے باشندے افسوس سے دیکھینگے کہ ایک بڑی سلطنت نے ایک کمزور قوم پر خت حملہ کیا۔ علی الخصوص انگلستان کو فرانس کی یہہ کارروائی بہت ہی ناگوار گذریگی کیونکہ انگلستان کی سالہا سال کی محنت و جانفشانی انسداد بردہ فروشی وغیرہ میں اس ارادہ کے لئے بے سود ٹھہریگی +

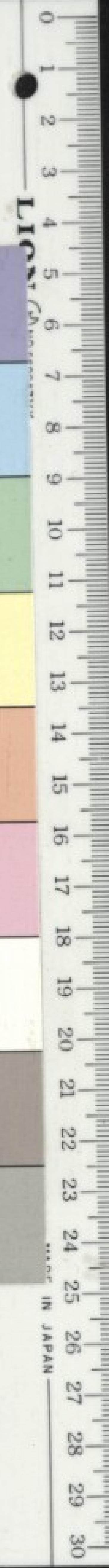
ہر شخص جو فرانسیسی حکمت عملی سے ہنوز واقف ہے وہ بخوبی جانتا ہے کہ ایک حصہ ٹنڈ یگاسکر پر فرانسیسی حکومت قائم ہونے سے پھر اس جزیرے اور ساحل میں بردہ فروشی قائم ہو جائیگی کیونکہ فرانس صاف صاف کہتا ہے کہ میری غرض تو اس معاملہ سے فقط اتنی ہے کہ حوالی کالونی میں ہمکو مزدور ارزاں ہاتھ لگیں۔ آجکل ہر ایک درجہ کے فرانسیسیوں کی یہہ رائے ہے کہ حتی الوسع کالونیوں کے بڑھانے میں کوشش کرنی چاہئے +

ہرچند ان واقعات سے ہمکو کیسا ہی افسوس ہو لیکن ہم بجز اس ہوشیار رہنے کے اور انسداد بردہ فروشی کے بیچ جہاز نگرانی کرانے کے لئے اور کچھ نہیں کر سکتے۔ یہہ بھی ظاہر ہے کہ ایک مدت تک فرانسیسی بجز کنارے پر رہنے کے ملک کے اندر نہ جاسکینگے +

—— پیکن دار السلطنت چین کی تازہ خبر ہے بحوالہ اخبار نارتھ چینا ہرالڈ معلوم ہوتا ہے کہ چینیوں اور روسیوں میں فساد برپا ہونیکے آثار پائے جاتے ہیں۔ جنرل جو نیفہ ترکستان کا گورنر جنرل سنا جاتا ہے کہ مقام توقند میں ایک جرار و مسلح فوج کے منتظم ہیں اور اخبار مذکورہ کے قول کے موافق ہم بہت جلد اس امر کو سنینگے کہ یہہ جنرل مقامات کاشغر اور الی پر زور ڈال رہا ہے۔ ان اضلاع میں چینی افواج کی بے ترتیبی ہو رہی ہے اور طرفہ یہ ہے کہ چینیوں کے ظلم اور بیرحمی سے لوگوں کے دلوں میں انکی طرف سے کینہ کی آگ بھڑک رہی ہے +

بہت عرصہ سے چین کا مقابلہ کسی مضبوط سلطنت سے نہیں ہوا تھا اور اسیواسطے فوجی حکام لوگوں پر جبر و تشدد کرتے تھے۔ اگرچہ روس نے صوبہ کلجا کی بابت تنازعہ پیش کیا تھا مگر کسیقدر صلح و صفائی ہوگئی تھی اور باشندگان صوبہ مذکور خفیہ طور سے چاہتے تھے کہ ہم روس کی تحویل میں رہیں تعجب نہیں ہے کہ اسوقت بھی کاشغر و ایلی کے باشندگان روس کا دم بھرتے ہوں +

—— سلطان روم پر جو دعویٰ ۵ کروڑ روپیہ کا خدیو مصر نے دایر کیا تھا اسکی بابت اب سنا جاتا ہے کہ سلطان روپیہ دینا نہیں چاہتا ہے مگر اُس روپیہ کے عوض کچھ اپنی سلطنت سے مالگذاری کا حصہ دینا منظور کرتا ہے۔ وزرائے سلطان ترغیب دیتے ہیں کہ تم صاف جواب دیدو اور انکا یہہ خیال ہے کہ یہہ دعویٰ انگریزوں کی مرضی سے سلطان پر خدیو مصر کیطرف سے دایر ہوا ہے +



معجزہ کے بیان میں نمبر ۱

ایک مدت دراز قریب دو سو برس کے ہوئی یورپ اور امریکہ کے ملکوں میں خاصکر جرمنی اور فرانس میں معجزے کے اوپر بڑی بحث اور گفتگو ہو رہی تھی اُسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ بہت عالموں فاضلوں نے معجزے سے انکار کیا اور کہا کہ معجزہ کبھی وقوع میں نہیں آیا اور نہ وقوع میں آسکتا ہے کیونکہ تجربے کے قواعد کے برخلاف کسی امر کا وقوع ممکن نہیں یہہ گفتگو اور بحث مغربی علما کی انگریزی تعلیم کی ترقی اور یورپ کی آمدورفت کے ذریعہ سے اِس ملک میں بھی شروع ہوئی بعض نوجوان لوگ اِس ملک کے بھی معجزہ کی امکان سے انکاری ہو گئے اور سی۔ ایس۔ آئی۔ سید احمد خانصاحب بہادر بھی نوجوان لوگوں کے وکیل بنکر پکار کے کہہ رہے ہیں کہ معجزہ کا وقوع ممکن نہیں ہے اُنکے خیالات اِس بابت تہذیب الاخلاق اور تفسیر قرآن میں ظاہر ہوئے بہت سے نوجوان لوگ اُنکی اِس تعلیم پر ایمان لاکر نیچر نیچر بکنے لگے ہیں اور اپنے آپکو نیچری بتانے لگے محمدی علما نے اُن کے خیالات کی نکتہ چینی کی اور بعض مسیحی متکلموں نے اُسے رد بھی کیا مگر میں اِس امکان میں اِس مباحثہ میں اُنکا شریک نہیں بنتا مگر چند باتیں ضروری اِس ہمارے مضمون کی نسبت گذارش کرنی چاہتا ہوں بدیں امید کہ مسیحی بھائیوں اور دین کے تلاشیوں کو مدد ملے۔

معجزہ پر یقین اور ایمان دین و مذہب کے واسطے ایک نہایت ضروری چیز ہے اُسکے انکاری ہونے سے نہ صرف دین عیسوی برباد ہے بلکہ ہر ایک دین جو دنیا میں نظر آرہا ہے نیست و نابود ہو جاویگا مسیحی دین تو بالکل اعجازی ہے اُسکے بانی یسوع مسیح کا نام عمانوئیل ہے یعنے ایک ذات میں خدا اور انسان یہہ سب سے بڑا معجزہ ہے اور تمام معجزات کا مرکز اُسکی زندگی تولد سے صعود آسمانی تک سراپا اعجاز ہے اُسکی ساری تعلیم اول سے آخر تک توریت و انبیا کے جابجا ہونے کے مطابق الہامی ہے جسکی حقیقت اعجاز ہے علاوہ برین مسیحی دین کی ترقی اِس دنیا میں اعجازی طور پر یعنی خدا کی خاص قدرت سے ہوئی ہے پس ظاہر ہے کہ جو شخص معجزے کو مسیحی دین سے نفی کرتا ہے وہ اُسے برباد کرتا ہے وہ نہ صرف درخت کے سوکھے پتے جھاڑتا ہے بلکہ اُسے جڑ سے اُکھاڑتا ہے سو اگر کوئی معجزہ کی نفی کر کے مسیحی دین کو قایم رکھنا چاہے اُسکی ایسی اِس قسم کی ہوگی جیسے کوئی درخت کو کاٹ کر اُسکے پھل کھانے کی اُمید کرے اور دینوں کی بربادی اِس وجہہ سے ہوگی کہ ہر ایک دین میں یہہ بات مانی ہوئی ہے کہ خدا کی طرف سے انسان اور اُسکے کاروبار میں اثر پہونچ سکتا ہے اگر انسان کے دکھ سکھ میں خدا کی طرف سے قدرت کی مدد بیقاعدہ نہیں پہونچ سکتی تو مذہب بے فایدہ اور خداپرستی لاحاصل ہے کیونکہ اگر خدا عادت قدرت میں ایسا جکڑا ہوا ہے کہ اُسکے باہر نہیں نکل سکتا تو ہم اُسکی بابت جسقدر کم فکر کریں اچھا ہے پرانے زمانہ کے منّی اور رکھیوں نے سمجھا کہ خدا خلقت کو پیدا کرکے تھک بیٹھا اور اپنی آرامگاہ میں جا کر غنودگی میں پڑ گیا اِس کے مطابق اُنہوں نے ہمارے باپ دادوں کو تعلیم کیا کہ وے خدا کا کچھ فکر نہ کریں کیونکہ خدا نے دنیا کو دیوتاؤں کے سپرد کر دیا ہے اُنہیں کی خدمت اور بندگی کریں اور خدا کی کچھ پرواہ نہ کریں اسیطرح حال کے زمانہ کے لوگ خدا کو ہماری نظر سے چھپا کر کہتے ہیں کہ اُسنے دنیا کو اندھے و بے عقل قاعدوں کے سپرد کر دیا اور اُسکو اختیار نہیں ہے کہ اِن قاعدوں کے باہر انسان کو کسی طرح کی مدد پہونچاوے اگر یہہ بات سچ ہے تو ہم مذہب کا فکر کیوں کریں ہمارے لئے یہہ بہتر ہوگا کہ ہم کھاویں پیویں عیش و عشرت کریں کیونکہ کل ہمیں مر جانا ہے۔

ہر ایک مذہب اِن دو اصول پر مبنی ہے اول فوق العادت مدد خدا کی طرف سے دوم فوق العادت تبدیلی انسان کے دلوں میں۔

(۱) فوق العادت مدد خدا کی طرف سے انسان کی حالت اِس دنیا میں بالکل بے اختیاری کی حالت ہے اور قدرت کے قاعدے ہماری خطا کی سبب ہمارے دشمن ہیں نہ دوست ہم اُنسے کسی قسم کی مدد نہیں پا سکتے نہ ہم اپنے آپ مدد کر سکتے ہیں اِس کمزوری کی حالت میں لاچار ہو کر ہماری آنکھ خواہ نخواہ اُس خدا کی طرف جا لگتی ہے جو نیچر کی قوتوں پر حکومت کرتا ہے تب اُسی خدا کی طرف سے مدد اور رہنمائی کی اُمید ہوسکتی ہے سب مذہبوں کے بیرونی حصہ کا یہی اصول ہے لیکن اگر معجزہ ناممکن ہو تو اِس قسم کی امداد و دعا اور اُمید کی جگہہ باقی نہیں رہتی پس مذہب ہونے سے کیا حاصل۔

(۲) فوق العادت تبدیل انسانوں کے دلوں میں یہہ دوسری بنیاد مذہب کے بھی معجزہ کے انکار سے قائم نہیں رہ سکتی انسان کی اپنی ذات میں ایک خصوصیت دیکھی جاتی ہے جسکو عالموں نے انسانی طبیعت کہا ہے لیکن خدا کے کلام نے گناہ اور موت کا قاعدہ سکھلایا ہے یہہ قاعدہ ویسا ہی زبردست اور بے تبدیل ہے جیسا دنیا میں علم طبعی کے قاعدے اگر اِس قاعدے کو اپنے اثر پر چھوڑا جاوے تو اُسکا نتیجہ ہلاکت ہے ہر ایک مذہب کی تعلیم یہہ ہے کہ اِس قاعدے کو روکنا اور تبدیل کر دینا اور اُسکے اثر کو بدل دینا ضروری ہے یعنے ہر ایک مذہب یہی سکھلاتا ہے کہ ہماری تبدیلی اور نجات کے لئے ہمارے اندر معجزہ کی ضرورت ہے سر نو پیدا ہونا دل کا بدل جانا پاکیزگی میں ترقی کرنا یہہ معجزہ انسان کے باطن میں ایسا ہی ہے جیسا علم ہیئت کے قاعدے کو ترمیم کرنا اگر معجزہ ناممکن ہے تو مذہب بھی ناممکن ہے پس معلوم ہوا کہ معجزہ پر یقین کرنا ہر ایک مذہب کو درکار ہے اسواسطے مناسب ہے کہ مذہب کے قبول کرنیوالے دل و جان سے اُسکی حفاظت کریں۔

معجزہ کی خاصیت

لفظ معجزہ عربی لغت ہے اُسکے معنے عاجز کرنے والا فعل ہے انجیل میں معجزہ کے واسطے تین لفظ مستعمل ہوئے ہیں عجائبات نشانیاں قدرت کے کام لفظ عجائبات (τερατα) سے یہہ مراد ہے کہ ایسا کوئی کام یا واردات ہو جس سے دیکھنے والے کے دل میں تعجب کا خیال پیدا ہو لفظ نشانیاں (σημεια) سے ایسا کام مراد ہے جو کسی چیز کی تصدیق کرتا ہے لفظ قدرت کے کام (δυναμεις) سے یہہ مقصود ہے کہ معجزہ قدرت کا ظہور ہے اِن لفظوں سے معجزہ کی خاصیت ظاہر نہیں ہوتی صرف اُسکا نتیجہ یا علت غائی معلوم ہوتی ہے۔ ولسٹ منسٹر کے عقایدنامہ

میں یوں بیان ہوا ہی کہ خدا اپنی عام پروردگاری میں ایکو استعمال کیا ہی تو بھی قادر ہی کہ اگر چاہے تو بدون اُن سببوں کے یا برخلاف اُن کے اپنی مرضی کو پورا کرے ہم اِس بیان کا مطلب یہہ ہی اوّل خلقت میں خدا کا ارادہ عام طور سے بوسیلہ اسباب پورا ہوا کرتا ہی خدا انہیں مسبب الاسباب ہی اِس قسم کے کام کی مثال نیچر کے سارے عام کام میں جیسا کہ نباتات اور حیوانات کا پیدا ہونا اور اُنکا نشو و نما اور آسمان کے تاروں اور سیاروں کا حرکت اور گردش کرنا اور زلزلہ بھونچال کا آنا آتشین پہاڑ سے آتش کا نکلنا سلطنتوں کا اُلٹ پلٹ ہونا دوم خلایق میں خصوصاً اہلِ ان کے دلمیں ایسے کام ہو رہے ہیں جو روح قدس کی تاثیر سے ظہور پکڑتے ہیں مثلاً دل کا سر نو پیدا ہونا پاکیزگی اور روحانی علم میں ترقی کرنا سوم خلقت میں ایسا کام نہیں ہو سکتا ہی جو اِن دو قسموں سے باہر ہیں ایسے ظہور پکڑنے میں اسباب کی حاجت نہیں ہوتی فقط خدا کی مرضی سے وجود پکڑتا ہی اِس قسم کا کام عالم کی پہلی پیدایش ہی اور وہ سارے وقوعات جنہیں معجزہ کہتے ہیں اِس بیان کے مطابق معجزہ کی تعریف یوں ہوئی کہ وہ ظاہری عالم میں اِس قسم کا فعل ہی جو سیدھا خدا کی قدرت یا مرضی سے پیدا ہوتا ہی معجزہ کی اِس تعریف کے ثبوت میں بائبل کے مشہور معجزوں پر غور کرو مثلاً لانور کا مردوں میں سے زندہ کرنا یہہ اِس قسم کا ایک فعل تھا جو لوگوں کے روبرو وقوع میں آیا لوگوں نے اُسے آنکھ سے دیکھا اور کان سے سنا یہہ فعل قدرت کی کسی علت سے نہیں پیدا ہوا بلکہ صرف خداوند کے حکم یا مرضی سے یا الٰہی قدرت سے وقوع میں آیا اِسی قسم کا وہ فعل بھی تھا جبکے وسیلے سے مسیح نے عبادتخانہ کے سردار کی بیٹی کو زندہ کیا اور کوڑھیوں کو پاک صاف اور گلیل کے سمندر پر پیدل چلا اور روٹیوں اور مچھلیوں کو برکت دی اور ہوا اور لہروں کو روکا یہہ سب کارِ مسیح کے حکم سے ظہور میں آئے بغیر کسی قسم کے طبعی سبب کے *

مراسلات

نمبر ۳

ری ویو

مرقومہ پادری رجب علی صاحب ایڈیٹر متعلق امریکن میتھوڈسٹ اپسکوپل چرچ صوبہ اودھ و ایڈیٹر اخبار سفیر ہند امرتسر پنجاب

کتاب آئینہ کلام پاک پر

جو پنجاب ریلجس بک سوسائٹی کے اسسٹنٹ سکرتری غیمی اِمیر پنجاب بابو یونس سنگھ صاحب کی تصنیفات میں سے ہو

(۱۳) فصل میں حضرت یعقوب کا مبارک حال لکھا ہی اور وُہ ایسا پُر اثر ہو کہ دل کی حالت اُس سے بہت ہی صاف ہو جاتی ہی پھر *

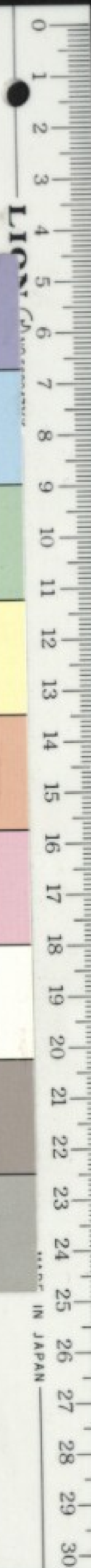
(۱۴) فصل میں حضرت یعقوب اور اُنکے بھائی عیسو کے تذکرہ میں صاحب مصنف نے دعائی عملاً صفی کا قابلِ پسند حال لکھا ہی۔ پھر اپنے زرین سلسلہ کو چھیڑ کر *

(۱۵) فصل میں حق راہ کے ضمن میں حضرت یوسف کی مصیبت اور اُنکی سرفرازی کا حال اِس طور سے لکھا ہی کہ ہر ایک دل پر بشرطیکہ کچھ بھی اُسمیں سوجھ بوجھ کا مادہ ہو اثر کرتا ہی۔ حتیٰ کہ اگر کوئی مذہبی امور سے مذاق نہ رکھتا ہو (یا اور الفاظ میں یوں کہیں کہ منکر وغیرہ ہو) تو وہ بھی اِس ماجرے کے ماخذ کو دل سے پسند کریگا۔ اور جب اُسنے اِس سچی حقیقت کے چشمہ کو پسند کیا تو اُس نے نہ صرف حق راہ پہچان لیا بلکہ اور بہت سے ایسے مفید امور بھی حاصل کر لئے جنکو فنا اور زوال نہیں بلکہ ابدی اور سرمدی ہیں۔ پھر *

(۱۶) و (۱۷) فصل میں حضرت یعقوب کی وفات اور حضرت یوسف کے بیٹوں منسّی اور افرائیم کا برکت پانا ارتام فرمایا ہی۔ اُسکے بعد حضرت یوسف کی آخری مبارک حالت لکھی ہی اور یہہ کہ وُہ مصر کی وزارت اور حکومت پر فریفتہ نہیں ہوئے بلکہ ہر حالت میں خداوند تعالیٰ کی محبت میں قائم رہے۔ بعد اسکے پھر زرین سلسلہ کو چھیڑا ہی *

(۱۸) فصل میں حضرت یوسف اور ہمارے سچے ہادی اور مولیٰ خداوند مسیح کی زندگی کی موافقت میں ہمارے بزرگ مصنف نے بڑے بڑے باریک نکتے لکھے ہیں۔ اِس امر کا بھی اِس موافقت میں لحاظ رکھا ہی کہ حضرت یوسف کی زندگی اور ہمارے نجات دینے والے کی اِنسانی زندگی کا مقابلہ کیا ہی ورنہ ہمارے خداوند کی باطنی زندگی کا کسی نبی وغیرہ کی زندگی سے مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ اِس فصل کے علاوہ مضمون سے یہہ بات ظاہر کی گئی ہی کہ خداوند کی ظاہری زندگی بھی بے عیب تھی *

(۱۹) فصل میں توسعتِ بیان اور فصاحت اور عالی تحقیقاتیں گویا کوٹ کوٹ کر بھری ہیں۔ پہلے بنی اسرائیل کے ساتھ اُس حد درجہ کی ضد اور کد کو بیان کیا ہی جو شاہ مصر رکھتا تھا اور جس نے عموماً اُنکے بچوں کے قتل کا حکم دیا ہوا تھا جسکی برابر تعمیل بھی ہوتی تھی۔ اور بنی اسرائیل میں سے ہی حضرت موسیٰ کا پیدا کرنا اور یہہ کہ نہ صرف اُنکی پرورش کروائی بلکہ فرعون شاہ مصر کی بیٹی کا متبنّیٰ کروا کر دہیں رکھنا بیان کیا ہی۔ اُسکے بعد فرعون کے ولیعہد ظاہری حضرت موسیٰ کا جو خدا کا باطنی ولیعہد تھا مصر کی سلطنت کو پسند نہ کرنا اور مدیان نامی ایک مقام میں بکریاں چرانے کا کام پسند کرنے کا حال لکھا ہی جس سے بے ایمان اور منکر کے دل کو بھی چوٹ لگتی ہی۔ پھر اِس بکریاں چرانے کی حالت میں حکیم اور قادر مطلق خدا نے حضرت موسیٰ کو الہام کر کے اپنا رسول مطلق بنا کر مصر میں درخاص فرعون کے بھیجنا بیان کیا ہی جسکا آخری نتیجہ یہہ نکالا ہی کہ جناب باری تعالیٰ نے اپنی مخصوص قوم بنی اسرائیل کو غلامی کی حالت سے نکال کر ہمیشہ کی زندگی کے لئے طیار کیا جس سلسلہ اور زمانہ سے سلسلے اِس رسالہ کے مصنف صاحب نے متذکرہ بالا باتیں لکھی ہیں اور اُن سے صحیح نتیجے نکالے ہیں۔ اُن سے دہریوں کے لئے بھی ایک پاک اور نیز قادر مطلق **ہستی** کا وجود جیسا کہ چاہیئے ثابت ہوتا ہی۔ اور یہہ کہ خدا کے وجود مجید کے



تا ظلمتوں کو اسکی حیرت انگیز قدرتوں سے قوی اور مضبوط ایمان حاصل ہوتا ہے +

(۲۰) فصل میں خدا کے برّہ کا بیان ہے مصنف صاحب نے پہلے اس فصل کے صدر میں لکھا ہے کہ فرعون مصر نے حضرت موسیٰ کی رسالت سے انکار کیا۔ اُسکے انکار پر خداوند تعالیٰ نے مصر پر طرح طرح کی آفتیں نازل کیں۔ لیکن اُن سے نشان ایزدی یوں ظاہر ہوئی کہ بنی اسرائیل اور مصری باوجودیکہ ایک ہی شہر میں بود و باش رکھتے تھے مگر تسپر بھی مصری اُن بلاؤں سے متاثر ہوکر متنبہ ہوئے اور بنی اسرائیل محفوظ رہکر خدا کے جلال کے قائل ہوئے +

اسی دلچسپ مگر اپنے باریک مضمون کے لحاظ سے مشکل فصل کے بیانوں کے ضمن میں بزرگ مصنف نے اُس برّہ کے خون کا بیان بھی کیا ہے جسکا نشان بنی اسرائیل کے گھروں پر لگنے سے وہ آفتوں سے بچ گئے۔ اور پھر اس بحث کو اسپر ختم کیا ہے کہ وہ برّہ مشتبہ ہے اور خداوند مسیح مشتبہ بہ ہے جس کے خون کا نشان انسان کو گناہ سے جو در حقیقت بلا ہے بچاتا ہے۔ اس معاملہ میں ہمارا مفصل بیان ہے جسکی یہاں گنجائش نہیں ہے واسطے ہم اسکو کسی اور موقع پر بیان اور تحریر کرینگے لیکن ہم اتنا اب بھی کہتے ہیں کہ یہہ آخری بیان البتہ حقیقت تو رکھتا ہے بے حقیقت نہیں +

(۲۱) یہہ اکیسویں فصل جو مضروب چٹان کے بیان میں ہے بہت مشکل مسئلوں اور نازک واردات پر متضمن ہے اور بہت مفصل بھی ہے۔ صاحب مصنف یوں شروع کرتے ہیں کہ شاہ مصر نے آفتوں کے نازل ہونے کے بعد بنی اسرائیل کو مصر سے باہر نکل جانے کی اجازت دی اور وہ نکلے۔ بحر احمر نے انکو راستہ دیدیا فرعون نے جو مگر مزاحمت کے ارادہ پر انکا تعاقب کیا تو وہ اُسمیں ڈوب گیا۔ اہل اسلام کے بڑے امام مولوی رومؔ نے اس واقعہ کو مان کیا ہے مگر عجیب مذاق سے بیان کیا ہے جہاں وہ فرماتے ہیں کہ غرق دریا۔ میشود فرعون موسیٰ پیشوا است خیر کس مذاق سے کہا ہو مگر اصلی حقیقت کو تسلیم کر لیا ہے۔ اور یہہ کہ جس عمدہ اور نادر مذاق سے حضرت موصوف نے بیان کیا ہے عین بجا اور حق ہے +

ملک موعود یعنے کنعان کی طرف بنی اسرائیل کا سفر شروع ہوا اور راستہ میں مرد خدا حضرت موسیٰ کی پیشوائی کی بدولت انکو خدا کی طرف سے بڑی بڑی نعمتیں ملیں۔ خاص کر کے انکی پیاس کی حالت میں حضرت موسیٰ نے ایک پتھر پر اپنا عصا مار کر پانی کی ندیاں بہا دیں۔ پھر ہمارے بزرگ مصنف نے خداوند مسیح کو مضروب چٹان سے اس وجہہ سے تشبیہ دی ہے کہ وہ ظاہری طور پر زندگی بخش تھا اور یہہ باطنی طور پر زندگی دینیوالا ہے۔ مصنف صاحب کا اثبات صاف صاف کتاب اقدس واجد کا پتہ دیتا ہے +

بحر احمر کے بارہ میں ہمارے محمدن فلاسفر انریبل مولوی سید احمد خان بہادر سی ایس آئی نے اپنے عجیب خیالات ظاہر کئے ہیں اگر مصنف صاحب اشارتاً بھی تذکرہ کر جاتے تو بہتر تھا کیونکہ ہمارے مصنف بزرگ کو انگریزی دان ہونیکی وجہہ سے بہت سا سامان سید صاحب ممدوح الاوصاف کے خیالات پر **نظر** مارنے کا مل سکتا ہے باقی۔ ما چٹان کی طرف اشارہ وہ ہماری نظر میں استعارہ اور کنایہ کے طور پر بالکل صحیح اور چسپان اور درست ہے چنانچہ ہر شخص پر جو محقق مزاج ہوگا اس صداقت سے سچی روشنی۔ جلوہ گر ہوگی۔ اس بیان کے بعد +

(۲۲) فصل میں مصنف صاحب بنی اسرائیل کی احسان فراموشی اور عدول حکمی کا تذکرہ یوں فرماتے ہیں کہ اس قوم نے خدا سے کس قدر برکتیں و نعمتیں پائیں اور باوجود اسکے بُت پرستی کے گناہ میں گرفتار ہوئے۔ دیندار مصنف نے اس فصل کو بہت دلاویز ڈھنگ سے نبھایا ہے حتی کہ صاف دلوں کو تاثیر ہونے میں کوئی شبہ اور شک باقی نہیں رہتا۔ باریک بین اور عمیق نگاہ والا آدمی اس فصل کے نادر بیانات اور صحیح اقتباسات سے قوموں کے ادبار اور اقبال اور ذلت اور عزت کے حقیقی وسایل کو بھی جان سکتا ہے +

(۲۳) اس فصل میں اسرائیلی جاسوسوں کا بیان ہے۔ جب حضرت موسیٰ نے ملک موعود (کنعان) کی کیفیت معلوم کرنے کے لئے چند شخصوں کو بھیجا اور وہ سیر و سیاحت کرکے آئے تو انہوں نے بیان کیا کہ وہ ملک اور تو ہر طرح سے اچھا ہے لیکن وہاں کے باشندے بڑے قد آور ہیں۔ بنی اسرائیل جو غلاموں کی طبیعت رکھتے تھے اور ہمیشہ مصریوں کے محکوم رہے تھے اس سبب سے ڈر گئے۔ انکا یہہ خوف گویا خداوند تعالیٰ کو جو قادر مطلق اور کل قدرتیں اور اختیارات رکھتا ہے جسکے اختیار میں ہے کہ ایک چشم زدن میں شاہنشاہ وقت کو بے تاج و تخت کردے اور نان شبینہ کے محتاج کو ایک لمحہ میں تاج و تخت بخشے حقیر سمجھنا تھا۔ چونکہ وہ خداوند آسمان و زمین کا جلال اور اختیار دیکھ چکے تھے اور باوجود اسکے جو انسے یہہ گناہ سرزد ہوا تو یہہ عمداً اور ارادتاً تھا۔ اسلئے وہ سب کے سب فنا کر دئے جاتے الا مرد خدا موسیٰ کی دعا اور التجا کی بدولت (جو غالب ہے کہ خدا کی پاک مرضی اور اُسکی مقدس مشورت کے تابع ہوگی) ہلاکت سے بچائے گئے۔ پھر بھی تنبیہاً یہہ سزا دی گئی کہ چالیس برس تک بیابان میں بھٹکتے پھریں اور آخر کو یہہ باغی اُمت ملک موعود میں نہ پہنچی بلکہ انکی اولاد اُسکی مالک کی گئی +

حضرت مصنف نے اس فصل کے ضمن میں بڑے بڑے باریک **نکتے** بیان کئے ہیں جو ہمارے بہت ہی غور اور تامل کے لائق ہیں۔ اس بیان کے بعد عالم مصنف نے پھر اپنے زرین سلسلہ کو پکڑا ہے +

(۲۴) فصل میں مرد خدا حضرت موسیٰ کے وصال کا ذکر با تذکرہ تمام فرمایا ہے۔ اس مقدس مرد خدائی اور اولی العزم نبی بلکہ فخر الانبیا کی پاک زندگی غور کرنیوالی طبیعتوں کو ایک حیرت کے عالم میں ڈالنے والی ہے۔ اور یہہ کہ اسمیں خیالی نہیں بلکہ واقعی **حقیقتیں** ہیں۔ جب انکی روح کو خاص قربت الٰہی حاصل ہونیوالی تھی تو انکی عمر ایک سو بیس سال کی تھی تسپر بھی

انکی جسمانی توقیں زائل نہ ہوئی تھیں۔ مُصنّف صاحب کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے لئے بیابان میں جب پانی کی ضرورت ہوئی تو خدا سے حضرت موسیٰ کو حکم ہوا کہ پتھر پر ایک بار عصا مار۔ حضرت ممدوح نے دو بار عصا مار کر پانی نکالا اور بنی اسرائیل کو مخاطب کرکے کہا کہ **میں** تمہارے لئے کیا کیا مشکل کام کرتا ہوں۔ پھر مُصنّف صاحب یہانتک لکھکر اسپر رائے دیتے ہیں کہ حضرت موسیٰ نے پانی نکالکے خدا کا جلال نہ ظاہر کیا بلکہ اپنا جلال ظاہر کیا اس سے انکو ملک موعود میں بھی نہ جانا پڑا اور موت بھی آئی ٭

کس قدر حیرت بخش بیان ہے جب حضرت موسیٰ کا یہہ حال ہوا تو ہمارا کیا حال ہے جو ہمیشہ خدا کے جلال ظاہر کرنے کے بجائے اپنا جلال اور اپنی شیخی ظاہر کرتے ہیں۔ موسیٰ واجب الاحترام مرد تو اور باتوں میں پورا مطیع تھا۔ ہم تو سب باتوں میں باغی خاطی عاصی ہیں ٭

باقی آئندہ

ریویو نمبر ۲
بر رسالہ تنقید الخیالات

مصنفہ پادری عماد الدین صاحب

قول سید صاحب کا۔ جب میں نے مذہب اسلام کو بالکل عقل کے مطابق پایا تو اسکی سچائی پر اور اس مسئلہ کی غلطی پر بھی یقین ہوا۔ پادری عماد الدین صاحب نے اس قول کو کئی طرح ٹھوکا بجایا ہے تاکہ شاید کسی میں اسکی سچائی اور زور معلوم ہوں۔ چنانچہ اولاً قرآن کی اصلی باتوں کو جو عقل سے دریافت نہیں ہو سکتیں سید صاحب کے قول کے برخلاف پیش کیا ہے۔ اور وہ باتیں اس شرط پر پیش کی ہیں کہ اگر سید صاحب نے اس معنے سے کہا ہو کہ قرآن کی سب ہدایتیں ایسی ہیں کہ عقل نے نہیں دریافت کر لیا ہو ٭

ثانیاً یہہ سوال کیا ہے کہ اسلام کو کسکی عقل کے مطابق پایا ہے اپنی عقل کے یا تمام عقلا کی عقل کے مطابق۔ شق ثانی تو بے شک بالکل غلط ہے۔ اور شق اول کی کسکو پروا ہے۔ اوروں کی عقل کے نزدیک اسکی کچھ حیثیت نہیں ہے۔ **ثالثاً**۔ پادری صاحب نے کہا ہے کہ اگر بالفرض شق اول صحیح ہو تو اسکا نتیجہ یہہ ہوگا کہ اسلام منجانب اللہ ہرگز نہیں ہے مگر کسی آدمی کی عقل کا نتیجہ ہے جو ایک اور شخص کی عقل میں بالکل سما گیا۔ یعنے بانی اسلام کی عقل میں اور سید صاحب کی عقل میں بہت مناسبت ہے ٭

ذرہ فکر کا مقام ہے کہ کیا اگر الہام عقل کے مطابق کہا جاوے تو وہ الہام الہام نہ رہیگا اور عقل کا نتیجہ ہو جائیگا؟ ہمارے نزدیک ایسا نہیں ہے۔ ہم الہام کو عقل کے مطابق کہتے ہیں گو الہامی باتیں عقل سے دریافت نہوئی ہوں۔ الہام اپنے آپ میں عقل کے برخلاف نہیں ہے بلکہ عقل اُسپر صاد کر سکتی اور کرتی ہے۔ اور یہہ امر قابل ثبوت ہے ٭

عجب نہیں کہ جو جو قیاس پادری صاحب نے سید صاحب کے قول پر چلا کر دوڑائے ہیں اُن میں سے کسی کی طرف سید صاحب کا اشارہ ہو مگر ہمیں گمان ہے کہ سید صاحب نے اسلام میں سے الہام کو خارج کرکے اُسکو عقل کے مطابق گردانا ہے۔ اور یہہ نہیں ہو سکتا کہ الہام بھی قائم رکھیں اور پھر اُسے عقل کی ایجاد بھی کہیں۔ قرآنی اسلام کی حقیقی کیفیت وہ معلوم ہوتی ہے جو ہم نے رسالہ عدم ضرورت قرآن میں ثابت کی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام میں بانی اسلام کی عقل کی ایجاد یا دریافت کی بہت تھوڑی باتیں ہیں جنکو انسانی عقل کے مطابق کہہ سکتے ہیں مگر پاکیزہ عقل اُنکے برخلاف ہے۔ پس سید صاحب اسلام کی کن باتوں کو عقل کے مطابق پاتے ہیں۔ اسلام کو عموماً عقل کے مطابق کہنا تو تحقیقاً غلط ہے۔ کیونکہ یہہ کل عقلوں کے اتفاق کو شامل کرتا ہے جو صریحاً نادرست ہے۔ اس امر میں مجمل دعویٰ نہ کرنا چاہئے بلکہ صاف کہنا چاہئے کہ اسلام کی کونسی باتیں عقل کے مطابق ہیں کیا وہ جو یہود اور نصارا سے سیکھی تھیں یا وہ جو بت پرستوں سے اور یا کہ وہ جو حضرت محمد کی اپنی سوچ کی باتیں ہیں۔ اور یہہ نہ ہوگا کہ ہر امر فوق العقل کو جیوں تیوں تاکہ کہا جاوے کہ لو اب فلاں بات عقل کے مطابق ہو گئی ہے اور اسلئے سچی ہے ٭

ہمارے نزدیک یہہ غلط بات ہے کہ کوئی امر پہلے عقل کے مطابق ہو اور پھر سچا ہوگا نہیں۔ پہلے عقل کسی امر کی سچائی کی نسبت قائل ہوتی ہے اور پھر وہ عقل کے مطابق ہو سکتا ہے۔ ورنہ تو نہیں کسی بات کو عقل کے مطابق کہنے کے کچھ معنے نہیں ہیں۔ عقل صداقتوں کی پیدا کرنیوالی نہیں ہے بلکہ صرف پہچاننے والی ہے اور یہ نہیں ہے کہ ہر بات کی اصل یا نقل یا ماہیت عقل اپنے میں لئے ہوئے ہے اور اسلئے اُسکی رو سے اسکے برخلاف کو برخلاف اور مطابق کو مطابق کہا جاتا ہے۔ پس کب کسی بات کو عقل کے مطابق کہہ سکتے ہیں؟ جب عقل اُسکو جو ثابت ہو یا قوی ثبوت رکھتی یا قابل ثبوت ہو۔ سچی قبول کرے اسلئے لازم ہے کہ سید صاحب حسب دستور عقلیہ اسلام کی صداقت پہلے قبول کروائیں یا ثابت کریں اور تب اُسکو عقل کے موافق کہا جائیگا ٭

اسیطرح الہام بھی خواہ کہیں ہو عقل کے مطابق ٹھہرتا ہے۔ الہام ایک صداقت ہے جو ثابت ہے اور قوی ثبوت رکھتا ہے۔ جب عقل اُسکے ثبوت دیکھتی ہے اُسے قبول کرتی۔ اور اسی اجابت سے عقل ظاہر کرتی ہے کہ وہ میرے مطابق ہے ٭

راقم جی۔ ایل۔ ٹھاکرداس
پسرور ضلع سیالکوٹ



اخبارات تار برقی

شملہ - ۳۰ مئی - آج کونسل واضعان آئین وقوانین میں لوکل سلف گورنمنٹ پنجاب کا مسودہ داخل کرنے کے وقت آنریبل مسٹر بارکلی صاحب نے بیان کیا کہ پنجاب کے لوگونکو جو میونسپل قصبات کے باہر ہیں اُنکے اپنے معاملات کے انتظام میں شریک کرنیمیں یہہ پہلی ہی نہیں کیونکہ پہلے ۱۸۷۱ء میں بھی ہر ایک ضلع میں اپنی سڑک اور گذر کے فنڈ کی کمیٹی ہوتی تھی مگر ایسی کمیٹیاں محض آنریبل لوگوں سے مشتمل تھیں اور اُنکے فنڈ محدود تھے - اُس سال میں سپریم گورنمنٹ نے کسیقدر آمدنی کا انتظام بدل کر اُن لوکل گورنمنٹوں پر عنایت کی کی جنکے پاس اُن دپارٹمنٹ کے تخمینے مصارف کے لئے خرچ کم تھا جو اُنکے اقتدار میں کئے گئے تھے جسکا ایک نتیجہ یہہ ہوا کہ فنڈ گذر کی آمدنی لوکل کمیٹیوں سے چھین کر پراونشیل مصارف اُنکے سپرد ہوئے - اِس بندوبست سے لوکل ریٹ کا دخال منتج ہوا جسکی تعداد پنجاب کی اراضی کی سالانہ نسبت پر ۶ پائی فی روپیہ سے زیادہ نہ تھی - یہہ ٹکس اراضی کی آمدنی پر ۶¼ فیصدی تھا - اور ایسی رسوم بندوبست کی اراضی کے سامل کے علاوہ تھی جو اسوقت سڑکوں وسکولوں اور ڈسٹرکٹ چوکیوں کے مصارف بہم پہونچانے کے لئے لیا جاتا تھا - خرچ کی نگرانی کیواسطے ایک کمیٹی مقرر کیگئی تھی جسمیں گذشتہ ۱۲ سال سے کئی ایک نہایت بارعب اور ضلع کے عقیل تر لوگ شامل رہے ہیں اسلئے مسودہ حال سے ترقی کی تسہیل کی منشا سمجھنا چاہئے اور کہ اسے ڈسٹرکٹ کمیٹیوں کو بڑی مالیتی اور فنانشل خودمختاری حاصل ہوگی - سڑکوں اور سکولوں کی رسوم کو لوکل زخوں کے ساتھ ملحق کرنے اور مروجہ بندوبست کے انتظام کی جگہ بہ واضعان قانون کے اختیار قائم کرنیکا فیصلہ کیا گیا ہے - ایکٹ ۱۸۷۸ء منسوخ کیا گیا ہے اور ایک لوکل ریٹ کا اختیار بخشا گیا ہے جو نہر کی آبپاشی کے متعلق قابل الوصول ہوگی اِن ریٹوں میں شمالی ہند کے ایکٹ نہر کے روسے مالکوں کی ریٹ و نہر باری و آب کے پانی کی نافع ریٹ اور اُس کم وبیش ہونے والے زرلگان کی جزو شامل ہے جو ضلع منٹگمری میں اراضی کی آبپاشی پر وصول ہوکر نہر کی آمدنی میں منسوب ہوتی ہے +

اُسکے بعد اسباب کا تذکرہ کرکے سوسائٹی کا نظم پنجاب کے مختلف حصوں کے فرقوں میں مختلف ہے - آنریبل مسٹر بارکلی صاحب نے کہا کہ لوکل گورنمنٹ کے اشتہار کے ذریعہ سے فرائض ڈسٹرکٹ بورڈوں میں لوکل ضروریات کے لحاظ سے مقرر ہونگے مگر بلحاظ اُن معاملات کے جو اُنہیں تفویض ہوں کمیٹی کے تحکم میں نہیں ہونگے - سڑک وسکول و ڈسٹرکٹ چوکی کی رسومات ملانے میں لوکل ریٹ کی شرح زیادہ سے زیادہ ایک آنہ فی روپیہ تک محدود کیگئی ہے +

مسودہ کی باقی دفعات میں ممالک مغربی وشمالی کے مسودہ سے کوئی اصلی تفاوت نہیں - تحریر پر اتفاق ہوکر مسودہ داخل کیا گیا +

آنریبل میجر بیرنگ صاحب نے بندرگاہ کے محصولات کی تخفیف کا مسودہ داخل کرنیکی اجازت کے لئے تحریک کی اُسوقت ۲ فی ٹن کے حساب سے محصول لیا جاتا ہے مگر بمبئی کی راہداری کے محصول کی کمیٹی کے جواب میں تحریک کی ہوئی تھی کہ ٹرسٹ کی فنانشل حالت ایسی تخفیف کو واجب ٹھہراتی ہے - اور نیز ایجاب ہوا تھا کہ موجودہ شرح کو گھٹا کر ½ آنہ فی ٹن کیجاوے جتنے جہازی مال پر ۱½ لاکھ سالانہ کی تخفیف ہوگی اور گورنمنٹ کی اُس پالیسی کے مطابق عمل ہوگا جتنے حتی المقدور تجارت کے سد راہوں کا دفعیہ مفہوم ہے - اِس سلسلہ جنبانی پر بھی اتفاق ہوا +

لنڈن - ۳۱ مئی - پختہ طور پر معلوم ہوا ہے کہ ڈیوک آف کنات میرٹھ ڈویژن کی کمان پر تعینات ہوئے ہیں اور ماہ اگست میں ہندوستان کی طرف نہضت فرما ہونگے - مگر اِس خبر کی سرکاری طور پر تصدیق نہیں ہوئی +

پیکن - ۳۱ مئی - ایک فرانسیسی جنگی جہاز نے منوئی کی سکندری کیا ہے - منوئی اور بحگیر کے درمیان جنوبی ہند کے اندر تار لگانیکا بندوبست ہو رہا ہے +

لنڈن - یکم جون - کل رات کو ہوس آف کامنز میں انڈر سیکرٹری معاملات خارجیہ نے بجواب ایک سوال کے کہا کہ میجر بیرنگ صاحب بمشاہرہ چار ہزار پونڈ سالانہ کے مصر میں اُسی عہدہ پر تعینات ہونگے جسپر مسٹر میلٹ صاحب تھے اور انگلو الوئنیسن نائیڈ ملیگا +

لارڈ موصوف نے ایک دوسرے سوال کے جواب میں فرمایا کہ میکسیکو اور لنڈن میں برٹش گورنمنٹ اور میکسکن گورنمنٹ میں معاملات کے رابطہ کی تجدید کے بارہ میں سفیر کو اختیار دیا جاویگا - مسٹر ٹی پی - میکون صاحب نے جو کلو کی طرف سے ممبر ہیں کل رات ہوس آف کامنز میں ظاہر کیا کہ پچھلے دنوں میں جو میں نے پیچ دی تھی اُسکی نسبت مسٹر اوکیلی صاحب نے مجھے مبارزت کا پیغام بھیجا ہے - چنانچہ مسٹر اوکیلی صاحب کو آج ہوس کی بارگاہ میں حاضر ہونیکا ایماء ہوا تھا +

سرحدی خبر - بجور کی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ رحمت اللہ خان کا بڑا بیٹا شریف خان دہیر سے میدان کی طرف روانہ ہوا ہے جو شہزادہ سے ۵ میل دور ہے ۳ سو سوار ۱۲۰۰ پیادہ ہمراہ لیکر روانہ ہوا ہے - وہ عمرا خان کی سرکوبی کیا چاہتا ہے جو ہمیشہ مالاقند اور شہزادہ پر تاخت لاتا ہے شریف خان کے پہونچنے کے پہلے عمرا خان کنار کی طرف کافور ہوگیا ہے - جنرال کے حاکم امان الملک نے دہیر خان کو پیغام بھیجا ہے کہ اُسکا بڑا بیٹا حرمت خان کا داماد ہے اُسکی امداد کیواسطے کاشغر سے ۳ سو سوار اور ۲ ہزار پیادہ کی جمعیت ہمراہ لیکر آیا ہے - جو پیرومین بجور کے بیچ سے شہزادہ کو گیا تھا صحیح وسالم کاشغر میں پہونچ گیا ہے +

روسی بخارا کے ساتھ سلسلہ تار جاری کرنے کے فکر میں ہیں چنانچہ کٹاؤ کرغن (جو روسی سرحد پر واقعہ ہے) اور امیر صاحب کے دار الخلافہ کے درمیان سلسلہ جاری ہوگا جس سے اُس مقام کا سینٹ پیٹرزبرگ کے ساتھ بلاواسطہ رابطہ ہو جاویگا +

افغانستان - ہمنے معتبر ذریعہ سے سُنا ہے کہ جلال آباد کا ضلع نہایت مضطرب حالت میں ہے - مغل خان ساکن گھوشتانے ضلع کامہ کے چار دیہات غارت کئے ہیں - گذشتہ چند دنوں سے امیر صاحب بسبب ترددات اور بدخواہی کے علیل ہیں کہتے ہیں

کہ سردار ایوبخان کے بعض دوستوں نے ضلع پنج دہ پر جو مشہد کی سرحد پر ہرات اور غورین کے مابین واقع ہے حملہ کیا ہے۔ ہرات کے حاکم نے پنج دہ پر حملہ کیا ہے +

پنجاب میں جو ۱۲ مئی کو ہفتہ ختم ہوا ۱۰ ہزار ۵ سو ۲۹ اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئیں۔ ہیضہ سے ۲ جنمیں ا موضع مجیسٹر تھانہ پولیس بلبگڈہ ضلع دہلی اور موضع جودیر باس تھانہ فیروزپور ضلع گوڑگانوہ اور ایک قصبہ رہتک ضلع رہتک میں واقع ہے۔ چیچک سے ۲ سو ۱۴۔ تپ سے ۵ ہزار ۴ سو ۱۲۔ اسہال سے ۳ سو ۳ سینہ کی بیماری سے ۵ سو ۸۲۔ سانپ کے کاٹنے سے ۲۴۔ کُتے کے کاٹنے سے ۱۔ دیگر بواعث سے ۴ ہزار ۵ سو ۶۹ +

تارکا صرف۔ ایڈیٹر بنگالی اخبار کے مقدمہ کی روئیداد جو پارلیمنٹ میں وانہ کی گئی ہے اُسکے مصارف کی تعداد ۹ سو روپیہ بیان کی گئی ہے اور بعض نے ظاہر کیا ہے کہ ۱۵ سو روپیہ خرچ ہوا ہے +

انک ہفتہ گذشتہ میں اٹک کے پُل سے ایک گاڑی سرسوں کی لدی ہوئی معہ بیل اور آدمی کے گر پڑی۔ آدمی اور بیل تو بصد مشکل جانبر ہو گئے مگر گاڑی معہ اسباب غرق ہو گئی +

فوجی ہیڈ کوارٹر سے نقلی حکم جاری ہو گیا ہے کہ جس گورے کے دماغ میں فتور ہو جائے اور وہ اس وجہ سے انگلستان روانہ ہو تو اُسکے پاس تا قیام ہندوستان کوئی ہتھیار نہ رہنے پائے +

شملہ میں ۲۵ مئی کو متواتر ۶ گھنٹہ تک خوب دھواں دھار بارش ہوتی رہی جس سے قحط آب کا احتمال قطعی دور ہو گیا ہے +

ڈیوک آف کنٹ فرزند ارجمند حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند سیر ہٹ ڈویژن کے کمانیر مقرر ہوئے اور ماہ اگست میں ہندوستان کی طرف روانہ ہونگے +

سرکاری خبریں

رپورٹ تاربرقی صاحب کمشنر بہادر قسمت ڈیرہ جات سے معلوم ہوا کہ مسٹر سیج۔ سی۔ ٹی۔ رابنسن صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع منٹوں تج ۲۰ مئی سنہ کو بوقت صبح انتقال کر گئے +

لودیانہ

اب کے موسم کی حالت بھی پاگل ہو رہی ہو گاہ یکلخت سردی اور گاہ تڑاقے کی گرمی۔ خوف ہے کہ بیماری نمودار ہو۔ ہمارے شہریوں کو چاہئے کہ جب اس موسم میں سردی معلوم ہو تو فوراً گرم کپڑا پہن لیا کریں اور گرمی کی ململ زیب تن نہ رکھا کریں ورنہ بخار یا سرسام کا خوف ہوتا ہے +

اتوار کی رات کو لُچہ بازار میں مسمات نہالی جاٹنی کو قریب ۱۱ بجے کے کوئی شخص مار کر اور زیور اُتار کر چلا گیا۔ خبر ہونے پر پولیس پہنچی اور عورت مذکور کو مردہ پایا اُسوقت سے مجرم کی تلاش ہو رہی ہے مگر ابھی تک دستیاب نہیں ہوا +

ہم اخبارات میں اکثر دیکھا کرتے تھے کہ مقدمات میں کمیشن کا تقرر اہل مقدمات کو بڑا ہی نقصان کرتا ہے اور سبب یہہ بیان ہوتا تھا کہ بہت ہی کم درجہ کے لوگ کم پایہ اور کم حیثیت کم علم حکام کی خوشامد درآمد سے کمیشن ہو جاتے ہیں ہم یقین نہیں کرتے تھے مگر جب ہم اپنے ضلع کی عدالتوں میں بھی یہہ حالت دیکھتے ہیں تو ہم یقین کرتے ہیں کہ سب جگہ یہہ عارضہ پھیلا ہوا ہے۔ ہمارے ضلع میں چند آدمیوں کا گذارہ اِسی پیشہ پر منحصر ہے اور سے حکام کے گرد بری بلا کی طرح چمٹے رہتے ہیں۔ ہمارا مطلب یہہ نہیں ہے کہ ہم کسی کا نام لیویں بلکہ چاہتے ہیں کہ کمیشن کا صیغہ ہی اوّل تو بند کیا جاوے کیونکہ اسمیں فریقین کا بہت ہرج ہوتا ہے اور اگر بعض مقدمہ ایسا ہی ٹیڑھا اور ترچھا ہو تو اُسکی تحقیقات کے لئے کسی ذی لیاقت اور آسودہ شخص کو مقرر کیا جاوے نہ کہ ایسے ویسے آدمیوں کو۔ اب ہم صرف اِسی پر اکتفا کرتے ہیں آیندہ پھر اچھی طرح دیکھ بھال کر لے دیجاویگی۔ کیونکہ ہمارے پاس اِس معاملہ میں بہت شکایتیں گذرتی ہیں +

خوشنویس کی ضرورت

ہمکو مشن پریس لودیانہ کے واسطے ایک خوشنویس کی جو کہ جو چھاپہ کا کام کر چکا ہو اور خط بھی عمدہ ہو ضرورت ہے۔ جس کسیکو ملازمت جاری مشن پریس میں کرنیکی ضرورت ہو اور چاہے اپنی عمدہ نمونہ خط کے چھاپہ کی سیاہی اور کاپی کے کاغذ پر لکھکر بھیجدیں جسکا خط ہمکو پسند ہوگا اُسکے ساتھ تنخواہ کا تصفیہ کر کے بلایا جائیگا اور جسکا خط ہمکو پسند نہیں ہوگا اُسکو جواب بھی نہیں لکھا جائیگا +

المشتہر

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

اشتہار

جنرل اسمبلی کے مختصر سوال وجواب کی تفسیر یہہ سوال وجواب جو تمام پرسبٹیرین کلیسیاؤں میں رایج ہے اور جسکا ترجمہ لاہور کی پرسبٹیرین کلیسیا کی طرف سے ہو چکا ہے۔ حال میں اُسکی تفسیر کا پادری آئیس مارٹن صاحب مشنری جلوال (پنجاب) نے ترجمہ کیا ہے۔ اور مشن پریس سیالکوٹ میں نہایت صفائی سے عمدہ کاغذ پر چھپکر تیار ہے صفحہ ۲۴۵ ہیں۔ قیمت ۴ بلا محصول اور معہ محصول ۶ قرار پائی ہے۔ جس صاحب کو خریدنا منظور ہو قیمت معہ محصول بھیجکر منگوالیں +

المشتہر

رحمت مسیح ولد مہتمم مشن پریس سیالکوٹ

ویلزرفان کا رنیس یعنی انتن سے گرنے کا بالکل علاج جلد کرتی ہے اِس دوا کی قیمت ۲ ہنس۔ مقام بمبئی میں دکان بی۔ ایس۔ ہیڈن کمپنی جنرل ایجنٹ سے ملتی ہے +